

3- اسلامی معیشت کے رہنما اصولوں کو بیان کریں، کیا عصر حاضر کے معاشی مسائل کا حل الہی اصولوں میں ہے وضاحت کریں۔

attempt on lined loose sheets for better practice.

جواب :- 1- تعارف

معیشت انسانی ضروریات و خواہشات کو پورا کرنے کے ساتھ لوگوں کو اپنی معاشی زندگی کا ناکام بنانے اور دنیا کو بے پروا کرنے کے لیے اسلام نے فطری معاشی ضروریات و خواہشات کو پورا کرنے اور کاروبار زندگی کو چلانے کے لیے اسلام نے معیشت کے زیریں اصول مقرر کیے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں ظاہر و باہر دنیا کی خوشحالی اور پرسکون بن سکتی ہے بلکہ آخری زندگی بھی کامیاب بن سکتی ہے۔ اسلامی معیشتی نظام کے برعکس دیگر نظام نہ صرف افراط و تفریط پر مبنی ہے بلکہ ان نظاموں کے اصول کو اپنانے والا خود بھی ان گنت مسائل کا شکار ہے اور دنیا کو بے پروا بھی طرح طرح کے معاشی مسائل میں مبتلا کر رکھا ہے۔ سرکاری ادارہ دارانہ نظام کی بدولت ایک طرف اس نظام کے چلانے والے خود چند افراد کی اجارہ داری کا شکار ہے بلکہ پوری دنیا کو بڑھتی ہوئی غربت، تاریک سڑکوں کی غیر فطری تفریق، ہرائے نام آزاد بازار اور بڑھتی ہوئی سودی فریبوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سیاست دانوں اور معاشی مدبرین کے جا بجا اور وقتاً فوقتاً اصلاحات کے باوجود عالمی معیشت بگڑتی جا رہی ہے۔ پچھلے اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعد میں خلفائے راشدین نے اسلامی معیشت کی بدولت ایک مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی تھی اور آج بھی الہی اسلامی معیشت کے زیریں اصولوں کو اپنا کر عصر حاضر کے تمام معاشی مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔

2- عصر حاضر کے معاشی مسائل

1- ہرائے نام آزاد بازار اور چند افراد و ممالک کی اجارہ داری

عصر حاضر میں سرکاری ادارہ دارانہ نظام معیشت رائج ہے جس کی اساس آزاد بازار ہے مگر سود پر مبنی ہونے اور چند ممالک و افراد میں ارتکاز دولت ہونے کی وجہ سے آزاد بازار پر ان چند ممالک و افراد کی اجارہ داری ہے جو کہ مختلف ادارہ جاتی اور بلواسطہ مداخلت سے بازار یعنی مارکیٹ میں قیمتوں

کالغین کرتے ہیں لہذا یورپی عالمی مارکیٹ اجارہ داروں کے اشاروں پر
ناصیبا رہتی ہے۔

add references/examples to substantiate your arguments.

ii- بڑھتی ہوئی غربت اور قرضوں کی چال

سرہا پر دارانہ نظام انسان کی شخصی آزادی اور معاشی خوشحالی کا علم بلند کیے ہوئے
ہیں مگر پھر بھی غربت عالمی غربت کی چالکی میں لپستی ہوئی جا رہی ہے اور قرضوں کی
چال میں بھنستی ہوئی جا رہی ہے۔ معاشی مسائل کا حل یا شاید ذرائع میں
ڈھونڈنے کے بجائے قرضوں میں ڈھونڈنا چاہتا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کو ہر
قرضوں کی دلدل میں بھنستی چلی جا رہی ہیں۔

iii- تارکھ ساؤتھ یعنی شمالی و جنوبی دنیا کی غیر فطری تقریب

سرہا پر دارانہ نظام کی بدولت دنیا کو ترقی یافتہ تارکھ یعنی شمال اور غیر ترقی یافتہ جنوب
یعنی ساؤتھ میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اس تقسیم کی بنیاد فقط عالمی مارکیٹ پر
ترقی یافتہ تارکھ کی اجارہ داری ہے جس کی وجہ سے وسائل سے مالا مال ساؤتھ کے
ممالک بڑھتی ہوئی غربت کا شکار ہے اور یورپی قرضوں کی وجہ سے بچے بچے کو گلوبل تارکھ
کا معاشی علاقہ بنائے ہوئے ہیں۔

iv- عالمی امن و خوشحالی کا فقدان

غیر فطری نظام معیشت، گلوبل تارکھ کی معاشی اجارہ داری، برائے نام آزاد مارکیٹ،
بڑھتی ہوئی غربت اور یورپی قرضوں کی وجہ سے یورپی دنیا کے ممالک ایک دوسرے
کے ساتھ الجھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں جنگ پھیل رہی ہے
بلکہ معاشی خوشحالی کے فقدان کی وجہ سے عالمی امن کا وجود خطرے میں ہے۔

add more arguments in this part.

3- اسلامی معیشت کے لائینا اصول اور مہر حاضر کے معاشی مسائل کا حل

اسلامی معیشت کے درج ذیل لائینا اصولوں کو اپنانے سے مہر حاضر کے
معاشی مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔

i- انفرادی ملکیت و تصرف کا حق

اسلام انسان کے فطری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر انسان کو اپنے مال و دولت کی ملکیت و تصرف کا حق بخشتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس انفرادی مال کا قیمت تعیین کرنے کے لیے مارکیٹ کو حق نہیں دیتا بلکہ ہر انسان اپنے مال کا جائزہ دیکھتا ہے۔ ایسی طرح کمیونزم کے خلاف ریاست کو انفرادی مال و دولت بھی کا قبضہ نہیں دیتا بلکہ ریاست کو شہریوں کے مال و دولت کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔

use elaborate and self explanatory headings.

ii- معاشی جدوجہد اور اس کا مقام

اسلام معاشی جدوجہد کو حکم دیتا ہے اور محنت و مزدوری کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا دوست قرار دیتا ہے۔ بھیک مانگنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ لامعیر و مشرب کی تفریق کو فطری قرار دیا ہے مگر غریب کو محنت کا جذبہ دیکر امیر کو غریب کا ساتھ دینا چاہئے۔

iii- خود و افزائش کی اجازت اور ارتکاز دولت کی مخالفت

اسلام میں مال و دولت میں حلال و جائز طریقے سے اضافے کو عبادت اور فضل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورہ الحجہ میں فرماتے ہیں جس کا مفہوم کچھ یوں ہے۔
مسلمانوں! جب جمع کے دن نماز کے لیے اذان دیا جائے تو تم اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور سین دین چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے جو نماز ختم ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔
مفسرین و مفکرین نے مندرجہ بالا آیت میں فضل اللہ کو معاشی قرار دیا گیا۔ مگر اسلام ارتکاز دولت کی سختی سے مخالفت کرتا ہے۔ بے جا ذخیرہ اندوزی اور دولت کے جمع کرنے پر سخت و طویل سزا لگائی ہے۔
ارتکاز دولت کی سختی کرنے اور ضرورت مندوں اور محتاجوں کی مددوں تک ان کا حصہ لینے کے لیے زکوٰۃ، خراج، عشر اور خیرات و صدقات کے ذریعے اہول مقرر فرمائے ہیں۔

iv- سود کی مخالفت اور زکوٰۃ کا نظام

اسلام میں سود کو ناجائز قرار دیا گیا ہے بلکہ سود کو اللہ اور رسول سے جنگ قرار دیا گیا ہے۔ پیغمبر اسلام نے ریاست مدینہ کی بنیاد رکھتے ہوئے سب سے پہلے مسیحا اور بازار قائم کیا مگر بازار یعنی منڈی کی اساس کو کاروبار و تجارت قرار دیا گیا۔ اس کے برعکس سرمایہ دارانہ نظام میں مارکیٹ یا منڈی کی بنیاد سود ہے جس کی وجہ سے دنیا قرضوں کی دلدل میں لپٹی چلی جاتی ہے۔ اسلام میں قرض حسنہ کو عبادت

تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلامی معیشت میں گردش مال و دولت اور غرباء، یتیموں اور یتیم خانوں کو ان کا حصہ پہنچانے کے لیے زکوٰۃ کا صحابی نظام قائم ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور اسلام کا بنیادی رکن قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے اس زریں اصول کو اپنانے سے دنیا کی تعمیر فطری تفریق یعنی گلوں، ناریں اور گلوں ساؤدی کا ناصرف قلع قمع ہو سکتا ہے بلکہ غربت اور فقر جنوں کے طوفان کو بھی قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں نماز اور زکوٰۃ کا ذکر کئی جگہوں پر ایک ساتھ آیا ہے جیسا کہ استاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے

ترجمہ: اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو

۷- معاشیات اور اخلاق و مذہب

سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس اسلام معیشت میں کھلی جھوٹ نہیں دیتا بلکہ معیشت میں بھی دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح مذہبی اصولوں پر کاربند رہنے کا مسلمانوں کا حکم دیتا ہے۔ مال میں ناب تول میں کمی، دھوکہ دہی، ملامت، بے جا گرفتاری، ذخیرہ اندوزی اور حلال و حرام کی تمیز نہ کرنے کی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ احادیث میں جاہلی معیشت میں اخلاقیات کا دامن نہ چھوڑنے کا درس دیا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ پر ارشاد ہے۔

add more arguments.

حدیث کا ترجمہ: جس نے ملامت کی وہ ہم میں سے نہیں۔

اسی طرح دیانت داروں، تاجروں کو صالحین و شہداء کا درجہ دیا گیا ہے۔

short answer. a 20 marks answer should have around 15 subheadings.

improve the paper presentation, references and the headings quality.

34- حاصل کلام

المختصر یہ کہ اسلامی معیشت کے زریں اصول اپنانے سے عصر حاضر کے معاشی مسائل سے نمٹا جا سکتا ہے۔ سودی قرضوں کے بحال، مالدار عمال کی اجارہ داری، بڑھتی ہوئی غربت اور دنیا کی غیر فطری معاشی و معاشرتی تفریق سے نجات پانے کا اصل اسلامی معیشت کے زریں اصولوں میں زکوٰۃ، انفرادی ملکیت و اصرار کا حق، حلال و حرام کی تمیز، جائز طریقے سے کمزور طبقوں میں اور سود کے اجتناب میں ہے۔ لہذا ایسی سہولتیں اور یا شہداء اور یتیموں کو اپنانے سے عصر حاضر کے معاشی مسائل کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔

05/20